امام رضا کا حاشیہ
بر
شرح مقاصد الکلام

شرح مقاصد الکلام مشہور زمانہ علامہ فہام علامہ اجل اور معقولات پر شہرت لازوال رکھنے والے متول سعد الدین بن عمر بن عبد اللہ تفتازانی کی تصنیف ہے، علامہ سعد الدین خراسان کے شہر تفتازان میں ۷۲۲ھ میں پیدا ہوئے، ان کی نسبت نے شہر تفتازان کو بھی تمام عالم میں مشہور کر دیا اور آپ نے ۷۹۲ھ میں شہر سمرقند میں انتقال کیا۔ پھر آپ کی نعش کو وہاں سے نکال کر سرخس لایا گیا۔ سرخس ہی آپ کا مدفن ہے آپ کا اصل نام مسعود بن عمر تھا اور سعد الدین لقب اس لئے رجال کی کتب میں کسی نے آپ کو مسعود بن عمر اور کسی نے سعد الدین تحریر کیا ہے، آپ نے علامہ عضد صاحب مواقف سے علوم و فنون میں استفادہ کیا۔ چنانچہ آپ کی شرح عضد (مواقف) اسی ارادتمندی کا ثبوت ہے، آپ کی شخصیت جامع العلوم تھی لیکن آپ کو علم منقولی سے زیادہ شغف علم معقولی سے تھا، آپ صرف و نحو، معانی و بیان کے عالم متبحر اور اصول مذہب و منطق و کلام کے عارف کامل تھے اور ایسے عارف کامل کے زمانہ میں ان علوم کے استاد علی الاطلاق مشہور ہوئے، علوم و فنون و فضائل کمالات کے باعث آپ کی سلاطین وقت نے بھی بڑی توقیر کی، چنانچہ آپ امیر تیمور کی مجلس میں صدر الصدور کی حیثیت پر فائز تھے، آپکے معاصرین میں علامہ سید شریف کی ہستی بہت نمایاں ہے، لیکن انھوں نے بھی اپنی تصنیف و تالیف میں آپ سے خوشہ چینی کی ہے، علامہ سید شریف نے آپ کے کمال علمی کو بہت سراہا ہے لیکن علامہ سید شریف اور آپ کے درمیان یہ معاصرانہ دوستی عرصہ تک قائم نہ رہ سکی اور امیر تیمور کی مجلس میں سید شریف اور آپ کے مابین علمی مناظروں نے اس دوستی میں رخنہ ڈال دیا اور سید شریف نے آپ کے بعض اقوال کو رد کیا ہے۔

آپ کی تصنیفات گرانمایہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلکاً آپ حنفی تھے، اسی بناء پر قضاء حنفیہ

آپ کے سپرد تھی لیکن اکثر افاضل نے آپ کو شافعی کہا ہے، چنانچہ علامہ سیوطی شافعی اپنی تصنیف بغیۃ الوعاۃ میں کہا ہے

مسعود بن عمر بن عبداللہ الشیخ سعد الدین تفتازانی الامام العلامہ، عالم

بالنحو والتصریف والمعانی والبیان والاصلین والمنطق وغیرہ نھا، شافعی۔

علامہ جلال الدین سیوطی کے اس قول کی تائید بعض ارباب فضل وکمال نے بھی کی، لیکن قضاء حنفیہ کی تولیت اور احناف کی کتب سے آپ کا شغف اور ان کی شروح وغیرہ سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ حنفی مسلک کے پیرو تھے۔

تصانیف

علامہ تفتازانیؒ کثیر التصانیف شخصیت کے مالک تھے متعدد علوم وفنون پر آپ کی تصانیف موجود ہیں ان تمام تصانیف میں آپ کی کتب مطول و مختصر معانی اور تلویح نے بہت شہرت پائی اب میں فنون وار آپ کی تصانیف کا ذکر کرتا ہوں۔

تفسیر:- علامہ زمخشری کی مشہور زمانہ تفسیر پر آپ کا حاشیہ ہے، آپ سے ایک تفسیر بھی منسوب کی جاتی ہے جس کا نام کشف الاسرار ہے، (حضرت خواجہ عبداللہ انصاری بروی کی تفسیر بھی اسی نام سے ہے۔)

حدیث:- شرح اربعین نوویؒ — فقہ:- فتاوی حنفیہ

اصول فقہ وعقائد:- تلویح حاشیہ توضیح شرح عقائد نسفیؒ

معانی وبیان:- مطول ومختصر معانی

صرف:- شرح التصریف العزی (زنجانی کی کتاب التصریف کی شرح) — علوم نحو:- کتاب الارشاد

منطق:- شرح شمسیہ — علم الکلام:- مقاصد الطالبین المعروف بہ مقاصد، شرح مقاصد

ان کتب کے علاوہ بھی علامہؒ کی چند اور کتابیں بھی ہیں لیکن وہ نایاب یا غیر مطبوعہ ہیں۔

حواشی شرح المقاصد للعلامۃ التفتازانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ بان وجود السموات سبحن اللہ ما اجہلہم ما اسفہ احلامہم ما ہؤلاء یسمون حکماء والحمار اعقل منہم ۱۲

قولہ انما یتوجہ الی تحصیل ما لیس بحاصل فان ارادۃ فی تحصیل الحاصل سفہ وعبث واللہ تعالی منزہ عنہ اقول لم لایقال کما یأتی آنفا فی الایجاد الموجب قدیما ان ارادۃ تحصیل حاصل لغیر ہذہ الارادۃ ہی سفہ وعبث لا ارادۃ تحصیل حاصل بہذہ الارادۃ وبالجملۃ فما الدلیل علی امتناع ان یرید اللہ تعالی فی الازل وجود شیئ فی الازل فیوجد فیہ لاجل تلک الارادۃ الازلیۃ ۱۲

قولہ اذا اجیب بان السلوب والاضافات اقول کیف حکم السفہاء بان المعلول الاول یعقل بہ ستۃ اشیاء وکذا فی الواجب عقل کل وجودہ ووجوبہ وقدمہ وعلمہ بذاتہ العلۃ وہو وجوبہ وقدمہ وبکادہ وما اوجدہ ولیس العلم من السلوب ولا من الاضافات کیف وقد عد السفہاء من ستۃ المعلول تعلقہ ذاتہ ومبداہ ۱۲

قولہ بخلاف الحرکۃ انظر ما یاتی منہ

قولہ ای عدم مسبوقیۃ البعض اقول ان المسبوقیۃ فی الوجود و... کل جزء لعد انعدام الاول فلا وجد الا الغیر منقسم وان والاول لم ینصرم فہذا ہو الاجتماع ان لایدرث حتی التدریج فی الجملۃ فی اجزاء المسافۃ وکل امتداد قار ۱۲

قولہ ولا جزء لجواز الانقسام بالوہم اقول زید فی الت... معنی الانقسام فی الوہم ان ذلک فی الجملۃ بنفسہ فی الوہم ام لا علی الثانی نمنع الجزء وعلی الاول اجتمعت الاجزاء فی زمان للمقداریۃ فی الوجود فلم یکن غیر قار ۱۲

ص ۱۹۲ قولہ وجودها فی الخارج اقول بل هذا معنی عدمها فی الخارج اذ هی ممتدة متصلة ولا وجود ولا امتداد مع عدم ذا الاجزاء بل لو فرض جزء وحد غیر المجموعة الذی هو الامتداد فکیف والکل فان فی مر

قولہ ان فی العقل امتداد الا وجود له فی الخارج اقول هو الاعتراف بالحق فلیس الزمان الا ذلک الامتداد ۱۲

قولہ الا اذا کان فی الخارج شیئ اقول وقرار السیال ولیس بزمان بل راسمه فی الذی فلا وجه للزمان فی الاعیار وهو المقصود ۱۲

ص ۲۰۳ قولہ علی ما قال ابن سینا ۱۲

قولہ فی الحدود کتاب ۱۲

قولہ من جبل الغبر سببها ای مشابها لمحلها فی تلک الکیفیة فان التاسخ ارتها لسخن بالجاسه والثلج یبرد فهما کیفیتان فعلیتان ۱۲

قولہ المائیة لیکون تجسادا ۱۲

قولہ کالنوشادر اقول فی جعل النوشادر من شدید الالتحام نظر ظاهر ۱۲

قولہ فان لم یکن غالبا جدا حدث تسییل اقول لا تخصیص للتبین والتمثیل وصعود الکل لشدیدان تمام بل یحدث کلها فی بعض ما ضعف ترکیبه کالکبریت یلین ثم یسیل ثم ینفد ۱۲

قولہ کما فی الرصاص جعل فی المواقف التسییل مع الدوران وهو الاظهر قال اذا اشتد الالتحام وقوی الترکیب فان کانت اللطیفة والکثیفة متقاربة کما فی الذهب افادة الحرارة سیلانا وکلما حلول الخفیف صعودا ونزول الثقیل فحدث تجاذب فحدث حرکة دوران وان غلب اللطیف جدا یصعد ویستصحب الکثیف لقلته کالنوشادر او لد تفسیده تلیینا کما فی الحدید وان غلبت الکثیف جدا لم یتاثر کالطلق اه ۱۲

ص۲۰۵ اللین والصلابۃ

ص۲۰۶ قولہ ویمکن ان یقال ہذا انما یکذبہ العقل فانہ کیف یحسی بالاجزاء المائیۃ والاتصال بینہما مع غایۃ صغرہا والتبا وبینہا بعشرۃ امثالہا اخذ عبد الحکیم عن شرح المواقف ۱۲

ص۲۰۷ قولہ کالاعتماد طبعنہ ۱۲

قولہ لانہ قشریتہ ۱۲

قولہ او تبا کسائر الانتقال اقول الخشنۃ المقسورۃ فی قعر الماء اذا ترکت تطفو بوطأۃ الماء لان تتزداد استقرار فیہ ۱۲

ص۲۱۷ فی جمیع الجہات ۱۲

ص۲۱۸ قولہ بمجرد الوصول الی الصماخ اقول لا بزوال بل یتعدی الی مسافۃ تصلح لہا والا لما

ص۲۱۹ سمع الا رجل واحد ۱۲

ص۲۵۴ قولہ وللقوم فی تحقیق مباحثہ الاصوب وللناس فالفلاسفۃ لیسوا من القوم ۱۲

ص۲۵۷ قولہ الاول ای التوسط ۱۲

قولہ الثانی ای القطع

ص۲۶۰ قولہ لا وجود لہا فی الاعیان سیاتی خلافہ ص۲۷۰

قولہ واجیب بانا لا نسلم انظر ما مر ص۱۸۷

قولہ والمنتہی مستمر غیر مستقر رفسرہ بقولہ لا یجتمع متقدم ذلک التوسط مع متأخرہ ۱۲

ص۲۶۷ قولہ لبعضہم وہو ابن سینا ۱۲

ص۴۳۱ قولہ ~~الصلابۃ لیس اعطلکہ~~ ذالک الماء مع مالہ من الانفصال اقول ان الجسم متصل وحدانی عندہم وذلک ان فی زوال الاتصال زمانہ لانعدام احاجزئیہ ہی السفرۃ

الجسمیۃ وحدوث صورتیہ حلتا فی المادۃ محل تلک الصورۃ المنعدمۃ عنہ ثبت انعدام الجزء وحدوث جزء آخر وبقاء المادۃ لا یجدی ۱۲

ص ۱۹۶ قولہ المحیط الدائرۃ اصغر اقول لم یبرہن علی ہذا کیف وقد برہنا علی ان کل زاویۃ قابلۃ للتنصیف وانہ یبرہن انہا اصغر من کل حادۃ مستقیمۃ الخطین فلا یکون وقوع خط مستقیمۃ بین خطی من ہذہ الزاویۃ ویمکن وقوع خطوط مستدیرۃ غیر متناہیۃ بہا یکون تقسیمہا ۱۲

قولہ والحق ان حدیث الکرۃ واسع اقول فیہ ان ~~قسمین~~ متصل یستلزم اتصال جزئین فردین وہو محال قطعا ۱۲

ص ۳۰۸ قولہ عوارضہ من الاتصال ما الانفصال والوحدۃ والکثرۃ

فان تبدل الہیولیۃ یستلزم انعدام جوہر وحدوث آخر اھ عبد الحکیم علی شرح المواقف ۱۲

ص ۳۱۸ قولہ وہو المعنی بالطبیعی اقول لیس ہذا من الطبعی بل ما یقتضیہ الطبع فانہ مع الرفع الآتی ۱۲

قولہ اما لکل جزء من اجزاء اقول لا شک ان جزء من الارض الواقع فی کرتہا لا یکون اذا خلی عن جمیع القواسر الا فی موضع معین ومتوجہا فیلزم ان یکون ہو الحیز الطبعی حتی لو فصل ولو حمل الی الف میل ثم ترک عاد الی ذلک الموضع وہو کما تری تخلیص الطبعی ما زعم العلامۃ ۱۲

ص ۳۲۲ قولہ وجوابہ ان احکام الوہم اقول لا شک ان المسامتۃ آنیۃ وحصولہا بالحرکۃ والحرکۃ زمانیۃ فزمان حصول الحرکۃ زمان انتفاء المسامتۃ وانما تحصل فی الآن الذی ہو طرفہ والزمان والمکان ینقسم معا وہما ما لا نہایۃ لہ لا شک انہ ینتہی الی حد لا یقبل الانقسام الا فی الوہم الصرف فلا یکون جزؤہ محلا للحرکۃ الواقعیۃ فلا حدوث للمسامتۃ فیہ کما مر فی بحث الخلاء ص ۱۹۹ ان زمان الحرکۃ قد یکون بحیث لا ینقسم ولا دونہا فتکون الحرکۃ فی جزء انہ

محال الا انه فافهم فانه بعيد على اصولهم فلئن قيل كما ينقسم هذا الجزء من الزمان في الوهم الصرف كذلك الحركة فحصل المماسة في الوهم قبله قلت فهذا من الاوهامات العرفية والجواب انه وهم لا يدفعه العقل بخلاف ما يأتي عن الهام وفيه ان العقل لا يدفعه ايضا الا على التجزي وهي ممنوعة ثم لا شك ان مبناه على بطلان الجزء وانقسام زاوية المماسة لا من نهاية وهو باطل على اصولنا والله تعالى اعلم ۱۲

قوله من طريق التطبيق ما هذه المقدمة لم يثبت ۱۲ ص۱۱۱

قوله فالمقصود منع انحصاره اقول لا ينفع ما لم يثبت ان القبلية المستقبلة الاجتماع مع البعدية تكون بغير زمانية ۱۲ ص۱۱۲

قوله وليس امرا موجودا من جملة العالم اقول لا شك انه امر موهوم موجود في الذهن فكيف لا يكون من العالم وانكار الوجود الذهني يجيء الا الاعيان لا تحصيل بانفسها في الاذهان والا فهو مصادمة لبداهة الوجدان ۱۲

قوله لم يمتنع سبق العدم عليه اقول لا حاجة الى ترتيبات وجوه في الخارج بل يقال في هذا الموهوم بل هو حادث فيكون عدمه قبل وجوده قبلية لا يجامع منها القبل مع البعد وما هي الا هيئة زمانية فلزم زمان قبل الزمان ۱۲

قوله ومنعه بعضهم زعما منه اقول هذا جهل فوق جهل فان الاشارة لا تنتهي الى مقعره قطعا بل تسري الى محدبه فلو كان كله محدودا لكان سير الاشارة في الجهة لا الى نهاية ۱۲ ص۱۲۲

قوله ما استحكم الامتزاج اقول هذا موجب عدم الذوبان بالنار لا عدم الانطراق ص۱۳۵ الا ترى ان هذا الاستحكام كما في ايضا في النوع الاول وهو منطرق وايضا ليس عدم الانطراق لانعدام الدهنية الباعثة للانطراق فان التوامها بغلبة اليبوسة كما في النوع الخامس بل لان شرط الانطراق ان يكون في الجسم مع شدة الاستحكام

من رطوبته ويبوسته ييبس يمتنع للطرقة من الوضع فيه ودهنية يمنع الجسم من التفتت
بالضرب وهذا لا ييبس فيه والخامس لا دهنية فيه فلذا لم ينطرق ١٢

ص ١٠٦ قوله على خرق القوام الاغلظ اقول فعلى خرق الهواء بالاولى فلم استقام الكفاء في
في الهواء فتامل

قوله لكون زرق قواما اقول اي وغلظ للماء بالنسبة الى الهواء اكثر من تعلق الذهب
مثلا بالنسبة الى الحجر فينفعل الهواء بالحجر اكثر مما ينفعل الماء بالذهب الاقوى
فعلا من الحجر ١٢

قوله يكون حجمه اكبر لان كثرة الماء ~~[illegible]~~ الخارج يدل على ان الداخل شغل محلا
اكبر فكان حجمه اكثر واذا اتحد شيئا وزنا وكان حجم احدهما اكبر كان ثقله ارق كما لا يخفى ١٢

ص قوله بسلوكه الى الله وفي الله اقول انما ينتهي السلوك الى الله اي اليسير في الله بعد
جلد دوم فمحال ان ينتهي ١٢

ص ١٠٧ قوله من حيث انتسابه الى الزمان اقول تعالى عن ان ينتسب وجوده الى زمان ولو كان
بقائه بهذا المعنى وجب قدم الزمان ١٢

ص ١٠٩ قوله ولا كلام فيه اقول حاصله ان القدرة على الايجاد صفة كمال وهي موجودة
لذا لا الامر او الايجاد بالفعل ليس صفة كمال وليس المعنى تسليم انه صفة كمال ثم تاخره
الى ما لا يزال كما قد توهمه ظاهر عبارته رحمتا فان تاخير الكمال وتجدده كلاهما
محال عليه تعالى قطعا ١٢

قوله عن العلة في شيء هذا ظاهر البطلان فتقدر وقت وجد فيه المؤثر التام ولم
يوجد الاثر انفكاك قطعا وان وجد فوجد ذلك ١٢

ص ١١٠ قوله على سبيل الجواز اقول الوجوب بالنظر الى ذات التكوين لا يقتضي الايجاب

لان تاثیرہ بشرط تعلقہ وتعلقہ بارادۃ اللہ تعالٰی فلو لم یرد تعلق فلم یجب واذا
اراد تعلق فاوجب فما ہو الا الوجوب اللاحق فالحق ما فی التلخیص ۱۲

ص۱۱۱ قولہ الفصل الرابع فی حوالہ تعالٰی الدعن الحال ۱۲

ص۱۲۵ قولہ ولا عجب فی خفاء بعبدہ ایضا ۱۳۹

ص۱۲۸ قولہ ان یکون محوجا الی سبب لا بعینہ اقول لا حرج فی الاحتیاج الی السبب ما لان کل
مالصح منہ ایجادہ یکفی لاستنادہ والخصوصیہ ملغاۃ وانما یحتاج الیہا عند افادۃ الوجود
فالقید لا یکون الا معینا ولا یلزم منہ ان یکون الحاجۃ الی نفس ہذا المعین سواء اعتبر ذلک
باعمدۃ السقف ۱۲

قولہ فاما ان یقع بقدرۃ الغیر وحدہ اقول ہم یقولون یقع بقدرتہ الغیر التی اعطاہ اللہ تعالٰی
وان قلنا یقع بقدرۃ الغیر بارادۃ اللہ تعالٰی ان یقع بتوسط قدرۃ الغیر لیطل الکلام الی
آخرہ فلیس فیہ ترجیح مرجوح الا التعبیر ۱۲

قولہ الوجہ الثانی من الوجود اقول ہم لا یقولون نفس الفعل یقع بقصد العبد اسائر
التفاصیل بارادۃ اللہ تعالٰی وذلک کما اذا قطع النجار الخشبۃ علی خط بیمہ
فہذا القطع فعلہ باختیارہ ویحصل بہ انتشار القطع التفرق علی خط مستقیم حقیقۃ تارۃ
وسخن اخری وتحصل فی محل القطع ارتفاعات والخفاضات
اذ ہو یا ہم بقصد ہا ولا وقعت بقصدہ فماہی الا بارادۃ اللہ تعالٰی وذلک
لا یقدح فی الاصل مقصودہم ۱۲

ص۱۲۹ قولہ انما یفید الزام المعتزلۃ القائلین اقول ہذا الدلیل وان لم یفد ان العبد لیس موجود
الفعل لکنہ یفید قطعاً ان لا قدرۃ للعبد بمعنی صحۃ الفعل والترک بل لا بد فی المآل
من کون مضطرا الیہ الوقوع فالمعتزلۃ وغیرہم کل من یقول بخلق العبد افعالہ

تصحیحا للتکلیف وترتب الثواب والعقاب فیبطل فرضہ ہذا قطعاً وہذا القدر
یکفینا لابطال المتقدم فانہم انما فروا عن العمومات الناطقۃ بان لاخالق الا اللہ
لاجل ان یثبتوا للعبد صحۃ الفعل والترک کے تصح التکلیف الذی لایصح بزعمہم
الا بہ وقد ثبت انہ لایصح بعد ہذا الزعم ایضا فکان تاویلا للنصوص عن دون فائدۃ ۱۲
قولہ فلا یحتاج الی مرجح آخر اقول نعم ولکن لقدمہ یکون لازم الذات فلا یصح تعلق
الارادۃ بخلاف ما تعلقت لا فیما لا یزال کما ہو ظاہر ولم یکن فیہ محذور لان الامتناع
جاء من قبل تعلق الارادۃ فی الازل باحد الطرفین ولا فی الازل لان لازم الذات
لا یتبدل فہناک یاتی المحذور من عدم تمکننا الخلاف فان قلت القدرۃ صالحۃ
للتعلق بکلا الطرفین وکذا الارادۃ فی حد ذاتہا وانما رجحت فی الازل احد الطرفین
ترجیحا من عند ذاتہا لان ذلک شانہا فامتنع الآخر بہذا امتناعا بالغیر
وہو لاینافی التمکن فی الخلاف قلت ذلک الترجیح ان کانت عین الارادۃ لازم ذاتہا
کانت المفید من لازم الذات العلیۃ وانتفی الخلاف والا فلابد لہ من مصدر وما ہو الا
اللہ فان صدر ایجابا عاد المحذور او اختیارا فبعد تسلیم ان القدیم یجوز استنادہ
الی المختار لابد من ارادۃ التعلق آخر للارادۃ وینقل الکلام الی ذلک التعلق
فاما ینتہی الامر الی الایجاب فیعود المحذور او یلزم التسلسل فی المبدء وہو باطل حتی
مع الاعتباریات ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وکل ما اجابوا بہ عن ہذہ
المحذورۃ اوہن مما اوردہ علیہ کمن شرح المواقف ج ۳ صـ ۱۴۳ اما انا فایمانی ان ربی
فعال لما یرید قدیر علی ما یشاء فاعل مختار وان لا جبر ولا تفویض فی العبد ولکن امر
بین امرین ولا ازید علی ہذا ولا حاجۃ لی الیہ اسأل اللہ الثبات علی السعود وللہ الحمد ۱۲
قولہم ان یتعلق ح بترکہ اقول فیعود ان الا عن مرجح احد الجائزین وبعد الکلام للذی

ص ١٣٢ س ١١ ذكرنا آنفا في الصفحة الماضية ١٢

قوله من الكذاب الفتاوى ١٢

قوله وجوه الضعف حكم التكفير ١٢

ص ١٣٣ س ٦ الفرق بين جبر الاشاعرة وجبر المجبرة

ص ١٣٣ س ١١ قوله العبد وداعية القصد لعل صوابه وداعيته الى القدر اي تعود اليه ١٢

ص ١٥٠ س ١٢ قوله من قال لا كذب غدا افرقى لو تفتقر على هذا المكان الامر سهل فان يمكن الانتقال انه انشاء

وعد لا اخبار ولكن التصاوير الآتية لا تحمله ١٢

قوله الحق انه ليس بقضية اصلا لان القضية حكاية ولابد للحكاية من تحكيم عنه متقدم

عليها وتقدم الشيء على نفسه محال وصورة كلام عندى وامسى يكون الدور مغمز وهو

مغمز الدور لان كلام اليوم يكون حكاية عن الكلام امس وكلام الغد حكاية عن الكلام اليوم ١٢

ص ١٦٢ قوله وتغير الرسول لعل صوابه وتغير الرسوم ١٢

ص ١٩٥ قوله استغفاره وتوبته كيف وربه يقول كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من

عبادنا المخلصين فكيف يلحق السوء بمن صرف الله عنه السوء ولكن الحشوية [illegible]

الظالمين بآيات الله يجحدون ١٢

ص ١٩٧ قوله الآيات يدل على كرامته عند الله تعالى كيف وفي نفس القصة ربه يقول وان له عندنا

لزلفى وحسن مآب ١٢

ص ٢٠٢ قوله قال امام الحرمين نعم بدليل ظني وبالغ الكرماني في منسكه فقال لا يجوز لاحد ان يقول ان

قبول التوبة الصحيحة في مشيئة الله تعالى فان ذلك جهل محض ويخاف على قائله الكفر

لانه تعالى وعد قبول التوبة قطعا من غير شك الخ نقله القاري في منح الروض واخذه

من قبله بورقات مستدلا بقوله تعالى وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات

قال الآية في المؤمنين واخبار الله تعالى حق ووعده صدق فالكارة كفر كما قال به بعضهم
مع انه والذي نقل مسيلمة عن ان يقولون انه مرجو غير مقطوع به بل قوله تعالى ويتوب الله
على من يشاء والله تعالى اعلم ۱۲

ص۲۴۲ قوله وهل يجب على ذوي الشوكة العظيمة الجواب نعم اقول وعليه يدل كلام الامام النووي
والامام عز الدين بن عبد السلام القاضي عز الدين جماعة والامام جلال الدين السيوطي كما بينه
في كتابي دوام العيش في الائمة من قريش ۱۲

قوله وقد تمسك اي على اصل الدعوى من وجوبه علينا سمعا ۱۲

ص۲۴۳ قوله وان كان عمر فانعقدت له الامامة بل المروي عنه رضي الله تعالى عنه انه قال
للصديق رضي الله تعالى عنه لما ارسل الصحيفة ولم يسم من كتب له الخلافة لا ارضى الا ان
يكون عمر قال فانه عمر ۱۲

ص۲۴۵ قوله ولهذا ذهب الاكثرون اي الى ان خلاف معوية كان عن الاجتهاد ۱۲

ص۲۴۶ قوله وعليه يحمل صلح الحسن رضي الله تعالى عنه حاشا وعن ذلك بل فعله حقنا لدماء
المسلمين ۱۲